157

فون نمبر ۲۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۳ ظہور ۱۳۴۷ہش ۱۳ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۸۲

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۲ ماہ ظہور۔ کراچی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی براہِ راست اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ مکرم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب کو پرسوں مورخہ ۱۰ ظہور کی رات کو بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

○ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دو ہفتے کے لئے کوئٹہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ دقف عارضی کی ڈاک "انچارج صاحب وقف عارضی ربوہ" کے پتہ سے بھیجی جایا کرے۔ کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ان کا ذاتی پتہ یہ ہوگا:۔

معرفت احمدیہ مسجد فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

○ مکرم کرنل ڈاکٹر نور دین صاحب پسر حضرت ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مرحوم کا گردے کا اپریشن کراچی میں ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب کرے اور کامل صحت عطا فرمائے۔

(ملک عبدالحنان ابن کیپٹن عبداللہ خان صاحب ربوہ)

○ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد بھی ہوگا مجالس مقامی، قائدین اضلاع، قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ اخاء ۱۳۴۷ہش مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں جلسہ یوم آزادی

مورخہ ۱۴ ظہور مطابق ۱۴ اگست ۱۹۶۸ء فجر کی نماز کے بعد ربوہ کی تمام مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے اجتماعی دعا ہوگی۔ اور مغرب کی نماز کے بعد مسجد گول بازار کے سامنے پبلک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ تمام اہالیان ربوہ سے التماس ہے کہ وہ اس جلسہ میں بروقت شمولیت فرما دیں۔

اس موقعہ پر اہالیان ربوہ اپنے مکانوں پر چراغاں کا حسب استطاعت انتظام فرما دیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شریعت کے دو ہی پہلو اور بڑے حصے ہیں ایک حق اللہ دوسرا حق العباد

اللہ تعالےٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو انسان ان دو پہلوؤں پر قائم رہ سکتا ہے

"شریعت کے دو ہی پہلو اور بڑے حصے ہیں جن کی حفاظت ہر انسان کو ضروری ہے ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔

حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی محبت اس کی عبادت، اس کے خوف، اس کی اطاعت میں اس کی ذات میں، صفات میں کسی کو شریک اور برابر نہ بنایا جائے اور حق العباد یہ کہ تکبر، خیانت، ظلم وغیرہ بدخُلقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہو اور کماحقہ حقوق اخوت کی نگہداشت کی جاوے۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں مگر عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو انسان ان دو پہلوؤں پر قائم رہ سکتا ہے۔

کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب ذرا سی بات پر غضب میں آجاتا ہے اور قوتِ غضبی جوش مارتی ہے، تو دل اس کا پاک رہ سکتا ہے نہ زبان۔ دل میں کینہ رکھتا ہے اور اندر ہی اندر اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے سوچتا رہتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ کسی کی قوتِ شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرضیکہ جب تک انسان کی اخلاقی حالت درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے داخل نہیں ہوتا۔ پس سچا موحد بننے کے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے حتی الوسع کوشش دن رات کرنی چاہیئے۔"

(تقریر حضرت اقدس جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء صہ ۲۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش

زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات سے جو آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی زندگی کے حقیقی مقصد کے تعلق میں کی ہیں ثابت ہے کہ انسانی زندگی کا حقیقی مقصد معرفت الٰہیہ ہے۔ باقی جو مقاصد فلاسفہ یا دانشمند زندگی کا مقرر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بعض ان میں سے ضمنی مقصد تو ہو سکتے ہیں لیکن حقیقی مقصد نہیں ہو سکتے۔

آج اگر تمام دنیا زندگی کے حقیقی مقصد کو اختیار کر لے تو دنیا سے تمام فتنہ وفساد ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تمام ضمنی مقاصد کو حقیقی مقصد کے معیار پہ تولا اور ناپا جا سکتا ہے۔ اور انسان صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔ اس لئے آج کی فتنہ پرور فضا میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ حقیقی مقصد کی شناخت اور اس کے حصول کے ذرائع معلوم کرنا ہے۔ جب تک ہم پہلے منزل مقصود متعین نہ کریں ہماری جدوجہد بے معنی ہوگی جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بڑے بڑے کہلانے والے لوگ اپنے سامنے کوئی نہ کوئی مقصد رکھتے ہیں۔ مثلاً سیاست دان وہی کامیاب ہوتا ہے جو سیاست میں کسی خاص مقصد کو سامنے رکھ کر جدوجہد کرتا ہے۔ خواہ وہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں کلی طور پر اپنی زندگی میں کامیاب نہ ہو۔ پھر بھی وہ اپنی زندگی کے کچھ راہ نما نقوش چھوڑ جاتا ہے۔ جن کو دوسرے لوگ لے لیتے ہیں۔ اور اس کے مطابق جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔ غور کریں تو آج کل تمام سائنسی اور فلسفی علوم میں جو ترقی ہوئی ہے وہ اسی طرح ہوئی ہے تاہم یہ مقاصد جیسا کہ ہم نے کہا ہے زندگی کے حقیقی مقاصد نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کی اتنی مختلف نوعیت نہ ہوتی۔ کیونکہ حقیقی مقصد حیات تو وہی ہو سکتا ہے۔ جو سب انسانوں کے لئے ایک ہی نوعیت رکھتا ہو۔ لیکن ایک شاعر کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ بہترین نظمیں لکھ جائے۔ جو دوسروں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں۔ اسی طرح ایک سائنس دان کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سائنس کے علم میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر جائے۔ ایک موسیقار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے فن میں کمال پیدا کرے اب یہ اور اسی قسم کے دیگر مقاصد جن میں لوگ اپنی زندگی صرف کر دیتے ہیں ایک دوسرے سے تضاد کی حد تک مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی مقصد بھی ایسا نہیں ہے جس کو زندگی کا حقیقی مقصد کہا جا سکے۔ مقاصد میں یہ اختلافات خود اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ ان مقاصد میں سے کوئی بھی زندگی کا حقیقی مقصد نہیں بن سکتا۔ البتہ یہ چھوٹے چھوٹے مقاصد اگر زندگی کے حقیقی مقصد کے پیش نظر حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ چونکہ حقیقی مقصد کے رنگ میں ہوں گے۔ حقیقی مقصد کے ضمنی مقصد بن سکتے ہیں۔

الغرض انسان اگر حقیقی فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو زندگی کے حقیقی مقصد کی شناخت اور اس کو حاصل کرنے کے ذرائع اور وسائل اختیار کرنے لازمی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں صرف چند وسائل کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ

"اسی طرح اور بھی کئی وسائل ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں مگر افسوس ہے ہم اندیشہ طول کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کر سکتے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۵)

لہٰذا آپ نے صرف آٹھ وسائل کا ذکر فرمایا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں ۴۴

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امانت و دیانت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

(مسلم باب اجر الخازن الامین والمراۃ اذا تصدقت من بیت صفحہ ۴۱۵ ۲-۱)

ترجمہ:۔ حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسلمان جو امانتدار اور اموال المسلمین کا نگران ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اور رکھی ہوئی امانت پوری خوش دلی اور بشاشت سے واپس کرتا ہے۔ اور جس کو دینے کا اسے حکم دیا جاتا ہے اسے دے دیتا ہے۔ تو ایسا ایماندار مسلمان صدقہ کرنے والوں میں سے ہے۔ اور ان کے ثواب میں شامل ہے۔

۴۴ (۱) اللہ تعالیٰ کی صحیح شناخت
(۲) اللہ تعالیٰ کے حسن وجمال پر اطلاع پانا
(۳) اللہ تعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا۔
(۴) دعا
۵۔ مجاہدہ
۶۔ استقامت
۷۔ صحبت صالحین
۸۔ پاک کشف اور پاک الہام اور سچی خوابیں

الغرض یہ آٹھ اور دیگر وسائل ہیں جن سے "معرفت الٰہیہ" حاصل ہو سکتی ہے اور اس طرح ہم اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اس حقیقی مقصد کو حاصل کرنا ہی انسانی زندگی کی فلاح ہو سکتی ہے۔ باقی چھوٹے چھوٹے مقاصد اسی وقت زندگی کی فلاح میں مفید ہو سکتے ہیں۔ جب وہ اس حقیقی مقصد کے ضمن میں اختیار کئے جائیں۔ مثلاً سائنسی علوم کا حصول انسانی زندگی کی حقیقی فلاح میں اس وقت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جب سائنسی علوم معرفت الٰہیہ کے حقیقی مقصد کے لئے ممد ومعاون ہوں۔ ورنہ وہ شیطانی زندگی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آجکل دیکھ رہے ہیں کہ بڑی بڑی اقوام جن کے قبضہ میں مادی طاقت ہے۔ وہ اس طاقت کو معرفت الٰہیہ کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بڑی بڑی اقوام ایٹمی طاقت کی دھمکی دے کر کمزور اقوام کے مال ومتاع اور پیداوار کو لوٹنے کے لئے کوشاں اور دنیا میں فتنہ وفساد کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ حکومت اور سیاست کو لے لیجئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج چانکیہ اور میکیاولی نے جو شیطانی چرخہ چلایا ہوا ہے۔ وہ پوری پوری طرح دنیا کے سیاستدانوں پر قابو پا چکا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو مذہب کا نام لیتے ہیں۔ محض اس کو ایک سیاسی چال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑا رنجدہ امر یہ ہے کہ سیاسی اقتدار کو بعض نے انبیاء علیہم السلام کا مقصود بنا دیا ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات صرف اور صرف معرفت الٰہیہ کو ہی انسانی زندگی کا حقیقی مقصد بتاتی آئی ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

توکل کا حقیقی مفہوم

158

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ؕ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

فرماتا ہے تمہیں چاہیئے کہ تم صرف اس خدا پر توکل کرو جو زندہ ہے اور جس پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی اور اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارا خدا اپنے بندوں کی کمزوریوں کو خوب جانتا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں توکل کے لفظ کا بڑا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ توکل کے معنے ہوتے ہیں انسان اپنے معاملہ کو کلی طور پر خدا تعالےٰ کے سپرد کر دے اور خدا تعالےٰ کے سپرد کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق چلے جس کی طرف سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ میں اشارہ کیا گیا ہے اور لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ توکل کے یہ معنے نہیں کہ انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جو خدا تعالےٰ نے کسی کام کی کامیابی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قانونِ قدرت کو لغو قرار دینے والا ہوگا اس کی تعریف کرنے والا نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ ان اسباب پر کُلّی انحصار کریگا جو [illegible] عالم میں پائے جاتے ہیں تب بھی وہ توکل کے خلاف چلے گا کیونکہ اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حمد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرے اور اللہ تعالےٰ کو ہی ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے منزہ سمجھے۔ اپنے متعلق یہ کبھی تصور بھی نہ کرے کہ وہ کسی چیز پر کامل اقتدار رکھتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے اور ہر قسم کی تعریف اور تحمید کا بھی وہی مستحق ہے۔ پس انسان کا کام یہ ہے کہ وہ توکل کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین سے بھی کام لے اور ان کے مطابق چلے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے ہم کو ہاتھ دیئے ہیں پاؤں دیئے ہیں۔ دماغ دیا ہے اور دنیوی سامان بھی عطا فرمائے ہیں۔ ایسی صورت میں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا ہے اس کو ہم استعمال کریں۔ پس توکل کا پہلا مقام یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور پھر جو کمی رہ جائے وہ خدا تعالےٰ کے سپرد کر دیں اور یقین رکھیں کہ خدا اس کمی کو آپ پورا کرے گا جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر صحابہؓ کی ایک ترتیب قائم کی ان کو اپنی اپنی جگہوں پر کھڑا کیا۔ انہیں نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے اور [illegible] کے بعد ایک عرشہ پر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ گئے۔ یہ نہیں کیا کہ صحابہؓ کو مدینہ میں چھوڑ جاتے اور آپ اکیلے وہاں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ جاتے بلکہ پہلے آپؐ صحابہؓ کو لے کر مقامِ جنگ پر پہنچے پھر ان کو ترتیب دی اور ان کو نصیحتیں فرمائیں۔ اس کے بعد عرشہ پر بیٹھ گئے اور دعائیں کرنی شروع کر دیں یہ توکل ہے جو اختیار کرنا چاہیئے۔ ہر وہ شخص جو ان [illegible] سے کام نہیں لیتا جو خدا تعالےٰ نے اس کو بخشے ہیں اور کہتا ہے کہ میں اپنا کام خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جھوٹا ہے وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب فلاں کام میں ہی کروں گا وہ بھی جھوٹا ہے کیونکہ وہ اپنے کاموں میں خدا تعالےٰ کا دخل تسلیم نہیں کرتا۔ کام آسان ہوں یا مشکل آخر ان کی کنجی خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک بات میں نے بارہا سُنی ہے۔ آپ ترکیہ کے سلطان عبد الحمید خان کا جو معزول ہو گئے تھے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبد الحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی ہی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو وزراء نے بہت سے عذرات پیش کر دیئے۔ دراصل سلطان عبد الحمید کا منشاء تھا کہ جنگ ہو مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے آخر انہوں نے کہا جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے اور وہ چیز بھی تیار ہے لیکن کسی اہم چیز کا ذکر کر کے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہے۔ مثلاً یوں سمجھ لو کہ انہوں نے کہا (اور غالباً یہی کام کہا ہوگا) کہ تمام یورپین طاقتیں اس وقت اس بات پر متحد ہیں کہ یونان کی امداد کریں اور اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں تو سلطان عبد الحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان عبد الحمید کے اس فقرہ سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت ہی پسند ہے تو مومن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔

درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ مومن کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا۔ اور اگر کوئی انسان کہے کہ میں اپنا کام ایسا مکمل کر لوں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہوگی مگر اسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے۔ اس وقت یورپین قومیں پہلی حماقت میں مبتلا ہیں اور مسلمان دوسری حماقت میں۔ وہ ایک مکان بناتی ہیں اس کو دروازے لگاتی ہیں۔ اس پر چھت ڈالتی ہیں۔ اسے پوری طرح مضبوط کرنے کے بعد کہہ دیتی ہیں کہ اب اسے آگ بھی نہیں لگ سکتی۔ اسے زلزلہ بھی نہیں گرا سکتا۔ اور مسلمان اپنے مکان کے لئے صرف آٹھ فٹ کی ایک دیوار کھڑی کرتا ہے نہ اس کی چار دیواری مکمل کرتا ہے نہ اس پر چھت ڈالتا ہے۔ نہ دروازے اور کھڑکیاں لگاتا ہے اور اسے چھوڑ کر چلا آتا ہے اور جب پوچھو تو کہہ دیتا ہے کہ بس خدا کے توکل پر میں نے ایک دیوار کھڑی کر دی ہے۔ مگر یہ توکل نہیں یہ سُستی اور غفلت کی علامت ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر خدا تعالےٰ پر توکل کرو۔ یعنی جہاں تک تم کام کر سکتے ہو کرو لیکن جب تمہارے ہاتھ شل ہو جائیں اور تمہارے تمام سامان ختم ہو جائیں اس وقت تم سجدے میں گر جاؤ اور اللہ تعالےٰ کی مدد مانگو اور اس پر توکل کرو۔ گویا جب تم ساری تدابیر اختیار کر لو اور تمہاری عقل کہتی ہو کہ اب کوئی چیز باقی نہیں رہی اور دنیا کے علوم کہتے ہوں کہ جتنے علاج ممکن تھے وہ سب ہو چکے۔ جب فراست کہتی ہو کہ اب کوئی رخنہ باقی نہیں رہا اور جب تجربہ کہتا ہو کہ اب کوئی سقم نہیں رہا اس وقت تم کہو کہ اس کام میں ضرور کوئی نہ کوئی رخنہ ہے جسے خدا پورا کرے گا گویا ایک توکل علمی ہوتا ہے اور ایک عملی۔ علمی توکل وہ ہے جب تمہاری عقل اور دنیا کی عقل۔ اور تمہارا تجربہ اور دنیا کا تجربہ متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیتا ہو کہ اب کام مکمل ہو گیا۔ اس وقت تم کہو کہ یہ مکمل نہیں ضرور اس میں کوئی رخنہ ہے جسے خدا تعالےٰ پورا کرے گا اور عملی توکل یہ ہے کہ جتنے ذرائع حصولِ مقصد کے خدا تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ تم ان سب ذرائع کو اختیار کرو۔ جتنی قربانی ممکن ہے وہ سب قربانی پیش کرو۔ لیکن اگر اس کام کی تکمیل کے لئے بعض اور سامانوں کی بھی ضرورت ہو جن کا مہیا کرنا تمہاری استطاعت میں نہ ہو اور دنیا سمجھے کہ تم رہ گئے ہو اس وقت تمہارا دل مطمئن ہو اور مایوسی تمہارے قریب بھی نہ پھٹکے۔ تم اپنی قلیل پونجی خرچ کرتے جاؤ اور اپنے خون کا آخری قطرہ بہاتے جاؤ اور یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ تم کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور تم اس کے فضل سے کامیاب ہو کر رہو گے۔ غرض ایک وہ توکل ہے جب تمہارا علم اور تجربہ یہ کہتا ہو کہ اب کوئی رخنہ باقی نہیں رہا اور تم یہ کہو کہ رخنہ ہے اور ضرور ہے۔ اور ایک وہ توکل ہے جب تم سمجھو کہ کامیابی کی کوئی صورت نہیں اور رخنے ہی رخنے نظر آ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالےٰ اس کام کو کر کے رہے گا خواہ چھت بھی نہ رہے اور دیواریں بھی گر پڑیں۔

غرض ایک توکل کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے اور ایک توکل قوت کی حالت

میں ہوتا ہے۔ جو توکل قوت کی حالت میں ہوتا ہے اگر وہ صحیح ہو تو وہی اصل توکل ہے مگر دنیا میں عام طور پر جب لوگ کسی کام کو شروع کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے ہی یہ کام کرنا ہے اور ہم اس کو کر کے رہیں گے صرف سامان چاہیئے۔ اور جب سامانوں کے حصول کے لئے انہیں جدوجہد کرنی پڑتی ہے تو ہمتیں ہار کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم یہ کام خدا پر چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ توکل ان دونوں حالتوں میں انسان کو الٹ راستے پر چلاتا ہے۔ جب کام مکمل ہو جائے تو توکل کہتا ہے یہ مکمل نہیں۔ اور جب ہر قسم کی کوششوں اور تمام ذرائع کو استعمال کرنے کے بعد بھی کوئی کام مکمل نہ ہو تو توکل کہتا ہے تم سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مکمل ہو جائے گا۔ گویا توکل ہماری عقل کے بالکل خلاف فتویٰ دیتا ہے۔ جب عقل کہتی ہے کہ سامان مکمل نہیں تباہی کے سامان بڑی سرعت سے ہو رہے ہیں تو توکل کہتا ہے کہ تم خدا کی طرف دیکھو تمہارا خدا محی بھی ہے اور جب عقل کہتی ہے کہ اب تباہی کی کوئی صورت نہیں کامیابی کے سب سامان ہمیں حاصل ہیں تو توکل کہتا ہے کہ تم ڈرو کیونکہ خدا صرف محی نہیں بلکہ ممیت بھی ہے۔ گویا عقل جب سب کام کر لیتی ہے تو توکل کہتا ہے خدا تعالیٰ کی صفتِ ممیت کو نہ بھولو۔ اور جب ہمارے سب سامان رہ جاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اب موت اور تباہی آگئی اور مایوسی ہی مایوسی چاروں طرف دکھائی دیتی ہے تو توکل کہتا ہے کیا خدا محی نہیں؟

پس توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا نے تم کو طاقتیں دی ہیں ان کو پورا استعمال کرو اور اس کے بعد صوفی سے زیادہ خدا پر اعتبار کرو اور کہو کہ جو کمی رہ گئی ہے وہ خدا آپ پوری کرے گا۔ اور پھر خواہ انتہائی مایوسی کا عالم ہو تم ڈٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہمارا خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

(توبہ ع ۶)

ہمارا کام یہ تھا کہ دشمن سے بچ کر نکل آتے سو نکل آئے۔ اب دشمن ہمارے سر پر آ پہنچا ہے تو یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ وہ توکل ہے جس کی اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے یعنی پورے سامان استعمال کرو اور اس کے بعد خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھو اور چاہے کچھ ہو جائے یہ سمجھ لو کہ خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا مگر ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ طریق رائج ہے کہ جب ہمارے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو ہم اسے اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے تو محنت کی تھی لیکن اس کا نتیجہ نکالنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں تھا۔ اگر اس نے نہیں نکالا تو اس میں ہمارا کیا اختیار ہے اس طرح ہم اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔۔ اگر واقعہ میں ہم محنت کریں اور قربانی سے کام لیں اور خدا تعالیٰ پر توکل بھی رکھیں تو ممکن نہیں کہ اس کا اعلیٰ نتیجہ پیدا نہ ہو اور اگر ہمارے کسی کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو ہمارا بیڑہ خدا تعالیٰ نے غرق نہیں کیا بلکہ ہم نے خود کیا ہے۔ اگر مسلمان اس نکتہ کو سمجھ لیں اور ان کے اعمال کے جو اچھے نتائج نکلیں وہ انہیں اپنی طرف نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اور ناکامی کو اپنی طرف منسوب کریں تو ان کی کایا پلٹ جائے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

(شعراء ع ۵)

کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا تعالیٰ مجھے شفا دیتا ہے یعنی بیماری میری طرف سے آتی ہے اور شفاء خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اس میں یہی نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر نیک بات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا کرو اور ہر بری بات اپنی طرف منسوب کیا کرو۔ جب تک تمہارے اندر ابراہیمؑ والا ایمان پیدا نہیں ہوتا اور جب تک تمہارے اندر وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ والا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک تم یہ نہیں سمجھتے کہ جب بھی کوئی کمزوری آئیگی وہ ہماری طرف سے ہو گی اور جب ہم میں قوت اور طاقت پیدا ہو گی تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گی اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب تم اپنے اندر یہ تغیر پیدا کر لو گے تو تمہارے اندر کام کا ایک زبردست میلان پیدا ہو جائے گا اور تمہیں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی چلی جائے گی۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام صرف اِذَا مَرِضْتُ کہہ دیتے تو پھر مایوسی ہی مایوسی ہوتی۔ اور اگر فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہہ دیتے تو امید ہی امید ہوتی اور یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ جب تک کسی کا ایمان خوف اور رجاء کے درمیان نہ ہو اسکے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اٹھنے کا موقع بھی دیا ہے اور گرنے کا موقع بھی دیا ہے۔ اگر میں پوری محنت نہیں کروں گا تو میں گروں گا اور اگر میں پوری محنت کروں گا اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ پر توکل کروں گا تو میں جیتوں گا۔ پس آپ نے یہ دونوں باتیں بیان کر کے واضح کر دیا کہ انسان کے لئے محنت اور توکل دونوں چیزیں ضروری ہیں اگر ہم محنت نہیں کریں گے تو ہمارے کام خراب ہوں گے۔ اور اگر ہم توکل نہیں کریں گے تب بھی ہم کامیاب نہیں ہونگے گویا خدا تعالیٰ انسان کی محنت کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کا قائم مقام نہیں ہوتا اگر وہ انسان کی محنت کا قائم مقام ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات کہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ غلط ہوتی مگر آپ نے اِذَا مَرِضْتُ کہہ کر بتایا ہے کہ اگر میں بیمار ہونیوالے افعال کروں تو خدا تعالیٰ مجھے بیمار ہونے سے نہیں روکتا۔ اور فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہہ کر بتایا کہ میں خود بخود کامل شفا حاصل نہیں کر سکتا۔ کامل شفا دینے والی خدا تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور یہی ترقی اور کامیابی کی کلید ہے۔ جب تک کوئی قوم اس گُر کو نہیں سمجھتی وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔۔۔۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض بیوقوف انسان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب انہیں کوئی ترقی حاصل ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے علم اور طاقت کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر ہم علم اور سمجھ والے نہ ہوتے تو یہ ترقی کس طرح حاصل ہوتی (زمر ع ۵) اور جب کوئی ناکامی ہوتی ہے تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں (سورۃ فجر ع ۱) گویا وہ ہر عیب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ہر خوبی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنا رویہ بدل لیں تو ان میں کام کی رغبت اور محنت کی عادت اور چستی پیدا ہو جائے گی۔ اور انہیں صحیح توکل نصیب ہو جائے گا۔ اور جسے صحیح توکل نصیب ہو جاتا ہے اسکی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی تمہارا خدا وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا۔ اور پھر وہ عرش پر قرار فرما ہوا۔

عرش جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کوئی مادی شے نہیں ہے اور نہ ہی وہ کوئی روحانی شے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر وہ عرش پر قائم ہو گیا۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (شوریٰ ع ۲) کا مصداق ہے یعنی اس کے سوا جو کچھ ہے وہ اس کی مانند نہیں بلکہ اور قسم کا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا کسی مادی بلکہ روحانی شئے پر قائم ہونا بھی اس کی شان کے خلاف ہے بلکہ قائم ہونے کا لفظ بھی اس کی نسبت تمثیلی طور پر ہی استعمال کیا جا سکتا ہے نہ کہ عام معنوں کے لحاظ سے۔ پس جبکہ مادی یا روحانی اشیاء پر اس کا قرار پانا ممکن نہیں تو عرش بھی کوئی مادی یا روحانی شئے نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے مراد کوئی ایسی ہی شئے ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتی ہو اور چونکہ ذاتِ باری سے تعلق رکھنے والی شئے صفاتِ الٰہیہ ہی ہیں اسلئے عرش سے مراد صفاتِ الٰہیہ کا کوئی خاص ظہور ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کچھ اور۔ اور جب قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف کسی تجسّم کی نسبت کو جائز ہی قرار نہیں دیتا تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ اس کی طرف یہ امر منسوب کرے کہ وہ ایک مجسّم عرش پر بیٹھا ہے۔ حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح ظاہر ہوتی ہیں ایک تنزیہی طور پر جس پر عرش کا لفظ دلالت کرتا ہے اور ایک تشبیہی طور پر جس پر خدا تعالیٰ کی ربوبیت۔ رحمانیت رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کا تفصیلی ظہور دلالت کرتا ہے۔ تنزیہی صفات خدا تعالیٰ کی اصل صفات ہیں اور تشبیہی صفات ان سے بطور تنزّل جاری ہوتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان ص ۱۲۹ تا ۱۳۱)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے عطایا

۱۔ محترم لیفٹیننٹ کرنل جی۔ ایم اقبال صاحب حال گلبرگ لاہور نے چٹاگانگ کی جماعت میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اس وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

۲۔ محترم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم سرگودہا کی طرف سے اس تحریک میں ساڑھے بارہ سو روپیہ داخل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ میجر صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرماوے اور مرحوم کے پسماندگان کو دینی اور دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۸ء

کے متعلق

ضروری ھدایات

(قسط دوم)

۱۳- پرچہ معلومات

دینیہ :- ایک پرچہ معلومات دینیہ پر مشتمل ہوگا جس کا نصاب حسب ذیل ہے۔

الف :- سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات حفظ مع ترجمہ

ب :- چہل حدیث کی پہلی دس احادیث - مع ترجمہ

ج :- قصیدہ کے پہلے دس اشعار مع ترجمہ

د :- درثمین کی دو نظمیں

I جمال و حسن قرآن نور جانِ ہر مسلماں ہے

II وفات مسیح ناصری علیہ السلام جس کا پہلا شعر ہے

ع کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال

(ہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی سے دس الہامات

نوٹ :- جو بہنیں زبانی امتحان دینا چاہیں۔ اُن کا زبانی امتحان لیا جائے گا نیز چونکہ باہر سے بہت کم خواتین اجتماع میں آتی ہیں اسلئے ہر لجنہ اجتماع سے قبل ہی اجتماع میں شامل ہونے والی خواتین کا تحریری یا زبانی امتحان لے کر نتیجہ ہمیں بھجوا دیں۔ گذشتہ سال کسی لجنہ نے نہ امتحان لیا تھا نہ نتیجہ بھجوایا تھا۔

۱۴- انٹرویو دینی معلومات :-

پانچ چیزیں ہیں ہر ایک کے ۲۰ نمبر کل پرچہ ۱۰۰ نمبر کا امتحان زبانی بھی لیا جا سکتا ہے

دینی معلومات کے متعلق انٹرویو کے رنگ میں سوال و جواب کے رنگ میں ایک امتحان لیا جائے گا۔ جس میں مندرجہ ذیل مسائل پر سوالات کئے جائیں گے۔ شامل ہونے والی بہنیں اور بچیاں اپنے نام بھجوا دیں تیاری کے لئے حسب ذیل موضوعات منتخب کئے جاتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہوگا کہ ہر لجنہ سے صرف دو حصہ لے سکیں گی جن کی حیثیت ایک ٹیم کی ہوگی۔ ہر ٹیم سے چار سوالات کئے جائینگے۔ جس ٹیم کے سب سے زیادہ نمبر ہوں گے وہ اوّل شمار ہوگی۔

(الف) وفات مسیح علیہ السلام (ب) مسئلہ نبوت

۱۵- سالانہ رپورٹ :-

تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں ۱۵ اکتوبر تک ضرور بھجوا دیں۔ سالانہ رپورٹ کی دو نقلیں دفتر لجنہ مرکزیہ میں آنی ضروری ہے۔ رپورٹ ہر شعبہ کے کام کو مدِّنظر رکھکر لکھیں ہر شعبے کے لئے نمبر مقرر ہیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے۔

۱- قرآن مجید ناظرہ اور ترجمے کی مساعی کے لئے	۳۵ نمبر
۲- شعبہ تعلیم	۱۰ "
۳- شعبہ مال	۱۰ "
۴- شعبہ خدمت خلق	۱۰ "
۵- شعبہ اصلاح و ارشاد	۱۰ "
۶- شعبہ تماشا	۱۰ "
۷- شعبہ تربیت	۱۰ "
۸- شعبہ ناصرات	۱۰ "

۱۶- نصاب امتحان لجنہ اماء اللہ نومبر ۱۹۶۸ء

سترہ نومبر بروز اتوار ۱۹۶۸ء کو سیپارہ دوم کا کشتی نوح، اور دوسرے سیپارے کا امتحان ہوگا۔ سیپارہ اوّل کے لئے سورہ بقرہ کا آٹھواں اور نواں رکوع از تفسیر کبیر صفحہ ۴۷۵ تا ۴۸۵ اور کشتی نوح شامل نصاب ہوگی۔

نصاب امتحان ناصرات الاحمدیہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۸ء

۱۷ نومبر بروز اتوار کو لجنہ کے امتحان کے ساتھ ہی ناصرات کا بھی امتحان ہوگا۔ جس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

بڑا گروپ :- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نصف آخر نماز مترجم۔ قرآن کریم کا دوسرا پارہ نصف آخر درثمین تیسری اور چوتھی نظم۔ سواری پر بیٹھنے کی دعا۔ منزل پر پہنچنے کی دعا

چھوٹا گروپ :- رادِ ایمان نصف آخر۔ چاند دیکھنے کی دعا۔ سورۃ اخلاص کلام محمود میں سے یہ نظم جو جماعت نیر می جو بانی الٰہی۔ سورۃ الناس

ہدایات سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ۱۹۶۸ء

ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انشاء اللہ العزیز لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے ساتھ ہوگا حفظ قرآن کے مقابلہ کے علاوہ تقریری مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ بچیوں کو ابھی سے تیاری کروائی جائے اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں مقابلہ جات میں شرکت کریں۔ اپنے طور پر اجتماع کروائیں لیکن مرکز میں ایک مقابلہ میں صرف ایک بچی حصہ لے سکے گی۔

چندہ سالانہ اجتماع :- چندہ اجتماع سالانہ ہر ممبر کو ادا کرنا لازمی ہے۔ سال میں ایک بار ۲۵ پیسے فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ اجتماع قریب آرہا ہے اسلئے چندہ اکٹھا کر کے دفتر جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔

چندہ ناصرات الاحمدیہ سال رواں کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مالی سال کے نو ماہ گذرنے پر بجٹ کی آمد میں مجموعی طور پر تقریباً ساڑھے پانچ سو روپیہ کی کمی ہے۔ عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش سے چندے کی وصولی کریں تا بجٹ پورا ہو سکے۔ چندہ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ بجٹ ڈھائی ہزار روپے کا ہے جس میں سے صرف ۱۳۳۸/- روپے وصول ہوئے ہیں۔ اس طرف بھی توجہ کریں۔

مقابلہ جات اجتماع کے موقعہ پر چھوٹے گروپ اور بڑے گروپ کے تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔ سات سال سے دس سال تک کی لڑکیاں چھوٹے گروپ میں شامل ہوں گی اور گیارہ سال سے پندرہ سال تک کی بڑے گروپ میں

(۱) تقریری مقابلہ (بڑا گروپ گیارہ سے پندرہ سال تک)

اس مقابلہ کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔ وقت چار منٹ فی تقریر۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (۲) سادہ زندگی (۳) سیرت اماں جان

(۲) تقریری مقابلہ (چھوٹا گروپ) سات سے ۱۰ سال تک

اس مقابلہ کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔ وقت تین منٹ فی تقریر۔

(۱) سچائی (۲) دیانتداری (۳) آداب مجلس

۳:- مقابلہ حفظ قرآن (چھوٹا گروپ)

سورۃ القارعۃ سے سورۃ ھمزہ تک (چار سورتیں)

۴- مقابلہ حفظ قرآن (بڑا گروپ)

سورۃ عبس سے سورۃ انفطار تک (تین سورتیں)

۵۔ چھوٹے گروپ اور بڑے گروپ کا مقابلہ حسن قرأت ہوگا۔ نیز بڑے گروپ کی لڑکیوں کا عام دینی معلومات کا امتحان ہوگا۔ بچیاں اپنے ہمراہ قلم یا پنسل لیکر آئیں۔

۶:- ناصرات کی کھیلیں

اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا کھیلوں کا مقابلہ بھی ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے یہ کھیلیں ہوں گی (۱) تین ٹانگوں کی دوڑ (۲) جاپانی ریس (۳) ۱۰۰ میٹر کی دوڑ

چھوٹے گروپ کے لئے یہ کھیلیں ہوں گی

(۱) الٹی دوڑ (۲) مینڈک دوڑ (۳) ۵۰ میٹر کی دوڑ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد برائے ایسوسی ایٹ انجینئرنگ ڈپلومہ کلاس

کورس سہ سالہ۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۵-۸-۶۸

کورسز۔ ۱۔ آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی ۲۔ سول ٹیکنالوجی۔ ۳۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ ۴۔ میکینیکل ٹیکنالوجی ۵۔ ٹول ڈیزائن۔ ٹون ٹیکنیک ٹیکنالوجی۔

قابلیت۔ میٹرک سائنس گروپ۔ ڈرائنگ زائد قابلیت

پراسپکٹس وغیرہ انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے ۵۰ پیسہ کا پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل صاحب بھیجکر اصالتاً۔ بذریعہ ڈاک ۹۰ پیسے کا لفافہ اپنے پتہ بھیجکر۔ ۵۰ فی صدی نشستیں حیدرآباد ڈویژن کے لئے مخصوص ہیں۔ پ۔ ٹ ۴-۸-۶۸

داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ رسول

سہ سالہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰-۸-۶۸ تک دفتر پرنسپل صاحب میں وصول ہوں گی۔ مجوزہ فارم پر درخواست جو پراسپکٹس میں سے ملے گی۔ پراسپکٹس منیجر گورنمنٹ بکڈپو لاہور سے لفافہ پر سرخی سے لکھیں۔ Admission application

جو امیدوار پسماندہ قبائلی علاقہ سے درخواست دیں۔ وہ پراسپکٹس میں مندرجہ افسر کی معرفت درخواست ارسال کریں۔ تھرڈ ڈویژن والے اور جنہوں نے سائنس ڈرائنگ نہ لی ہو درخواست نہ دیں۔ درخواست کے ہمراہ اصل سرٹیفکیٹ میٹرک جس میں مضمون وار نمبر درج ہوں۔ شامل کرنا ضروری ہے (پ۔ ٹ ۴-۸-۶۸)

داخلہ کراچی پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ (پاک سوس ہارولاجیکل ٹریننگ سنٹر کراچی)

درخواست مجوزہ فارم پر جو رجسٹرار صاحب کراچی پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ S.I.T.E کراچی ۱۶ سے۔ ۱/۲ کا پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل صاحب اصالتاً یا اپنے پتہ کا لفافہ جس پر ۵۰ پیسے کے ٹکٹ ہوں بھیجکر حاصل کریں۔ درخواست وصولی کی تاریخ ۱۶-۸-۶۸ (بنام رجسٹرار مذکور) کورس ۳ سالہ ہوگا۔ قابلیت۔ میٹرک سائنس گروپ۔ یا انڈسٹریل آرٹس ٹیکنیکل گروپ

(پ۔ ٹ ۴-۸-۶۸)

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

سی۔ کام میں داخلہ کے لئے (کلاسز دن و رات) درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۴-۸-۶۸ قابلیت۔ میٹرک یا اس کے برابر امتحان۔ فارم درخواست اور پراسپکٹس انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے اوقات دفتر میں۔ درخواست کے ہمراہ دو مصدقہ نقول میٹرک سرٹیفکیٹ دو فوٹو مصدقہ اور سکونت کا سرٹیفکیٹ۔ فرسٹ کلاس میٹرک کو وظیفہ ملنے کا امکان ہے۔ شارٹ ہینڈ لینے والوں کو ٹائپنگ کی تعلیم بھی دی جائیگی۔

داخلہ کا اعلان ۱۹-۸-۶۸ کو فیس کی وصولی ۲۰ تا ۲۷ اگست (پ۔ ٹ ۴-۸-۶۸)

داخلہ پیرامیڈیکل سکول بہاولپور

کورسز ۱۔ میڈیکل ٹیکنیشنز۔ عرصہ دو سال | الف ایس سی میڈیکل۔ یا میٹرک
۲۔ لیبارٹری اسسٹنٹ۔ عرصہ ایک سال | (فزکس۔ کیمسٹری۔ فزیالوجی الیجنٹ)
۳۔ ریڈیوگرافرز۔ عرصہ ایک سال | فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن
۴۔ ڈسپنسرز۔ ایک سال۔ میٹرک فزکس کیمسٹری

اول ہر سہ کورسز کے لئے مستحق طلباء کو ۱۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ اور تمام امیدواروں کو ۵۰۰۰/- کا بانڈ پُر کرنا ہوگا کہ انہیں ہیلتھ سینٹرز کی ملازمت ۵ سال کے لئے کرنی ہوگی۔ فیل شدہ طلباء کو اپنے خرچ پر کورسز کی تکمیل کرنا ہوگی۔ ان شرائط کی خلاف ورزی کرنے سے ۵۰۰۰/- کی ضمانت ضبط ہو جائیگی۔ حاصل کردہ وظیفہ اور دیگر اخراجات واپس کرنے ہوں گے

اول الذکر ہر سہ کورسز کے لئے عمر ۱-۹-۶۸ کو ۱۷ سے ۲۳ سال۔ اور چوتھے کورس کے لئے ۱۷ تا ۲۵ سال۔

درخواست ۲۰-۸-۶۸ تک۔ کلاسز ۱-۹-۶۸ سے شروع ہوں گی۔ درخواست کے ہمراہ ذیل کا مصدقہ سرٹیفکیٹ۔ (۱) میٹرک کا سرٹیفکیٹ۔ ۲۔ مضامین پاکردہ کے متعلق ہیڈ ماسٹر سکول متعلقہ کا سرٹیفکیٹ۔ ۳۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ از ہیڈ ماسٹر

۴۔ سکونت کا سرٹیفکیٹ ڈپٹی کمشنر ضلع سے۔

مجوزہ فارم درخواست پرنسپل صاحب سے حاصل کریں۔ (پ۔ ٹ ۴-۸-۶۸)

داخلہ ویسٹ پاکستان زرعی یونیورسٹی لائلپور

کورسز ۱۔ بی۔ ایس۔ سی آنرز (ایگریکلچر)
۲۔ بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ (ایضاً)
۳۔ بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچر ایجوکیشن

درخواستیں ۱۷-۸-۶۸ تک۔ قابلیت۔ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک (سائنس ایگریکلچر) ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بھیجکر فارم داخلہ پراسپکٹس رجسٹرار یونیورسٹی سے حاصل کریں۔ (پ۔ ٹ ۱-۸-۶۸)

داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ۲۰۲ پیپلز کالونی لائلپور

سی کام فرسٹ ایئر اور ڈی کام سیکنڈ ایئر میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست ۱۶-۸-۶۸ تک بنام پرنسپل صاحب مطلوب ہیں۔ انٹرویو ۱۷-۸-۶۸ کو ۲ بجے قابلیت برائے داخلہ سی کام۔ میٹرک۔ برائے ڈی کام۔ سی کام یا گریجویٹ۔ شام کی کلاسز کا وقت ۵ بجے شام سے ۸ بجے شام تک۔

مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ پ۔ ٹ ۶-۸-۶۸

داخلہ گورنمنٹ وول سپننگ اور ویونگ ڈیولپمنٹ و ٹریننگ سنٹر جھنگ

درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۵-۸-۶۸۔ درخواست بنام مارکیٹنگ افسر وول گورنمنٹ وول سپننگ اور ویونگ ڈیولپمنٹ و ٹریننگ سنٹر جھنگ۔ کورس دو سال ہوگا۔ جس کے کامیاب طلباء کو ڈپلومہ دیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے میٹرک ہونا ضروری ہے میٹرک سے کم پڑھے ہوئے۔ اور جن امیدواروں کی عمر ۱۸ سال سے کم ہوگی۔ آرٹی زن کلاس میں داخل ہو سکیں گے۔ کورس ایک سال کا ہوگا۔ جس کے اختتام پر کامیاب امیدواران کو سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔

سائنس گروپ میٹرک کو ترجیح دی جائیگی مستحق طلباء کو وظیفہ ۳۰/- روپے دیا جائیگا۔

(پ۔ ٹ ۷-۸-۶۸)

داخلہ گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

ڈپلومہ سہ سالہ کورسز۔ ۱۔ آٹوموبائیل اور ڈیزل۔ ۲۔ سول ٹیکنالوجی (اوورسیر) ۳۔ ڈرافٹنگ اور ڈیزائن۔ ۴۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ ۵۔ فونڈری اینڈ پیٹرن میکنگ۔ ۶۔ مشین شاپ ٹیکنالوجی۔ ۷۔ میکنیکل ٹیکنالوجی۔ ۸۔ ٹیلی جی اور ویلڈنگ ۹۔ ریفریجریشن ایئر کنڈیشننگ۔ ۱۰۔ ریڈیو اور الیکٹرونکس ۱۱۔ ٹیلی ویژن۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز عرصہ چھ ماہ سے گردہ اور انتڑیوں میں ورم اور درد سے سخت بیمار ہے باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ عاجز کے خسر دوست دین صاحب آف اوچھ مانگٹ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے پیٹ میں پانی پڑ جانے سے سخت بیمار ہیں سول ہسپتال حافظ آباد میں۔ پانی تو اپریشن کے ذریعہ نکال دیا گیا ہے لیکن اب پیٹ میں شدید درد کی شکایت ہے۔ (حبیب اللہ شاہ دم دارالبرکات ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ عرصہ دو ہفتہ سے سخت بیمار ہیں اور حیدرآباد کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ۲-۸-۶۸ کو ان کا اپریشن ہوا تھا۔ جو کہ کامیاب ہوا ہے۔ سجاد احمد بسمل بشیرآباد اسٹیٹ۔

۳۔ میرا لڑکا مسعود احمد بیمار ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کافی کمزور ہو گیا ہے اور تمام جسم میں درد بھی رہتی ہے۔ مہر دین معلم اصلاح و ارشاد

احباب سب کے ۔۔۔ ۔۔۔

دعائے نعم البدل: برادرم منیر احمد صاحب کی بچی ہما منیر عمر ساڑھے تین سال پچیس دن کو اچانک چیچک سے گر کر وفات پا گئی انا للہ و انا الیہ راجعون اچانک وفات سے افراد خاندان کو بہت صدمہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ (مسز مسعودہ حمید)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

160

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ۔ ربوہ)

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے بعض دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض دوست ماہوار گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ جن دوستوں نے ماہ وفا میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں:۔

نمبر	نام	رقم	
۱	مکرم محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۲۵	روپے ماہوار
۲	″ ″ جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۵	″ ″
۳	″ ″ جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب	۵	″ ″
۴	″ ″ جناب مولوی سلطان محمود انور صاحب	۵	″ ″
۵	″ ″ جناب چوہدری عبدالواحد صاحب بذریعہ وکالت مال ثانی ربوہ ماہ احسان و وفا	۲۰۰	″ دو ماہ
۶	″ ″ جناب مرزا غلام احمد صاحب ربوہ	۱	روپیہ ماہوار
۷	مکرمہ محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۱۰	″ ″
۸	″ ″ والدہ صاحبہ [illegible] صاحب خورشید ربوہ	۵	″
۹	مکرم محترم جناب ملک عبدالرب صاحب گول بازار ربوہ	۳	روپے
۱۰	″ ″ جناب عبدالستار صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۲—۰۶	″
۱۱	″ ″ جناب ماسٹر سعد اللہ خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۳	″
۱۲	″ ″ جناب چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ	۱۰	″
۱۳	″ جناب بابو محمد عالم صاحب سرگودھا	۵۰	″
۱۴	″ ″ جناب بشیر الدین صاحب [illegible] سرگودھا	۱	″
۱۵	″ ″ جناب میاں غلام احمد صاحب الفلاح کمپنی لائل پور	۲۵	″
۱۶	″ ″ جناب حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۳	″
۱۷	″ ″ جناب چوہدری محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت سیالکوٹ	۱۰	″
۱۸	″ ″ جناب چوہدری مبارک احمد صاحب شاہد ربوہ	۲۱	″
۱۹	″ ″ جناب محمد احمد صاحب لاہور	۱۳۰	″
۲۰	″ ″ جناب عبدالقیوم صاحب فاروقی انارکلی لاہور	۶۳	″
۲۱	″ ″ صدر صاحب حلقہ سلطان پورہ لاہور	۶—۷۷	″
۲۲	″ ″ جناب چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۴۹—۵۰	″
۲۳	″ ″ جناب خواجہ محمد شریف صاحب لاہور	۱۸	″
۲۴	″ ″ جناب محمد ابراہیم صاحب سنت نگر لاہور	۲۵	″
۲۵	″ ″ جناب محمد ابراہیم صاحب	۴۸	″
۲۶	احباب جماعت احمدیہ لاہور بذریعہ مکرم محترم جناب شیخ محمد صاحب نائب امیر لاہور	۱۶۵۲	″
۲۷	مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری حمید احمد صاحب بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ	۲۰۰۰	″
۲۸	مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ جناب کرنل ارشد محمود صاحب بذریعہ مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ اختر محمود صاحب ۔ لاہور	۱۰۰	روپے
۲۹	مکرم محترم جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب کراچی	۵	روپے
۳۰	″ ″ جناب مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی	۴۷	″
۳۱	″ ″ جناب حکیم نذر محمد خان صاحب آف کراچی	۱۰	″
۳۲	″ ″ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب آف کراچی	۱۰	″
۳۳	″ ″ جناب قریشی رشید احمد صاحب رحیم یار خان	۱۵	″
۳۴	″ ″ جناب شیخ محمد صاحب مردان	۴۱	″
۳۵	″ ″ جناب احسان اللہ صاحب سیکرٹری مال ملتان	۲۲—۲۵	″
۳۶	″ ″ جناب محمود احمد صاحب شورکوٹ	۶	″

(باقی)

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ:۔
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے

اس لئے کہ:۔
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

اس لئے کہ:
یہ ایک الہامی تحریک ہے۔

اس لئے کہ:۔
اس الہامی تحریک میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رابطہ قائم کیجئے۔

ٹنڈر نوٹس

اٹم ریٹ ٹنڈر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے اپنے نام کی تجدید برائے سال ۱۹۶۸ء کروالی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مجوزہ فارم پر مورخہ ۲۰-۸-۶۸ بوقت ۱۱ بجے مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ٹھیکیداران یا ان کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ کام کی تفصیل زیر دستخطی کے دفتر میں دفتری اوقات میں دیکھی جاسکتی ہے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے۔ ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے قیمتاً ۵/- روپے میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ زر ضمانت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا چاہیے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ رقم	زر ضمانت	میعاد
۱	جھنگ چنیوٹ روڈ پر میل نمبر ۴ تا ۴۳ پر ریسرفیسنگ مع مرمت	۱,۷۰,۰۰۰/-	۳۴۰۰/-	۴ ماہ
۲	ایضاً میل نمبر ۶ تا ۱۰	۱,۳۴,۰۰۰/-	۲۶۸۰/-	ایضاً
۳	جھنگ شورکوٹ روڈ میل نمبر ۱۱ تا ۴۱ پر ریسرفیسنگ مع مرمت	۱,۹۵,۰۰۰/-	۳۹۰۰/-	۵ ماہ

ایس ایم اختر ایگزیکٹو انجنیئر
روڈ مینٹیننس ڈویژن ۔ لائل پور

68/1090(م)=اردو

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

قدیمی دواخانہ جو سالہا سال سے ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے کے مشہور و معروف مرکبات استعمال کریں۔

گرمیوں کیلئے

صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ شربت آپ کو ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو موقع دیں

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

درخواست دعا

میرے خاوند عبدالغنی صاحب لمبے عرصے سے عارضہ گیلا پیپ اور اندرونی ٹی بی ہسپتال جلال گنج لاہور میں داخل ہیں علاوہ ازیں مالی مشکلات نے بھی بہت پریشان کر رکھا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے خاوند کی شفایابی مالی مشکلات سے نجات اور جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

اہلیہ مرزا عبدالغنی مکان نمبر ۹ بلاک ۱ کریم پارک راوی روڈ۔ لاہور۔

رُوحانی دُنیا میں انبیاء کی آمد بارش سے مشابہت رکھتی ہے

وہ اپنے انفاسِ قدسیہ سے پیاسی دُنیا کو سیراب کرتے ہیں اور علم و عرفان کے دریا بہا دیتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم آسمانی اور زمینی نظام پر غور کرکے دیکھو کہ یہ زمین اور آسمان کس نے پیدا کئے ہیں اور پھر کون ہے جو بادلوں سے پانی اتار کر قسم قسم کے باغ اُگاتا ہے حالانکہ تم ایک درخت بھی پیدا نہیں کر سکتے تھے پھر سوچو کہ وہ خدا جس نے یہ نظام کائنات بنایا وہ بہتر ہے یا وہ معبودانِ باطلہ بہتر ہیں جو ان باغوں اور پانیوں اور آسمان اور زمین سب کے محتاج ہیں تم اس خدا جیسا کوئی اور دکھاؤ تو سہی یقیناً تم نہیں دکھا سکتے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ لوگ پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے اور وہ خواہ مخواہ خدا تعالیٰ کے ہمسر بناتے چلے جاتے ہیں۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں غائب کی ضمیر استعمال ہوئی ہے لیکن دوسرے حصہ میں انبتنا کہہ کر جمع متکلم کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔ یہ قرآنی کمالات میں سے ایک بہت بڑا کمال ہے کہ وہ بعض دفعہ ایک چھوٹے سے لفظ کے ذریعے ایک بہت بڑا اشارہ کر دیتا ہے۔ اس جگہ بھی غائب سے متکلم کی طرف ضمیر بلاوجہ نہیں پھیری گئی بلکہ اس لئے پھیری گئی ہے کہ زمین و آسمان کی پیدائش اور آسمان سے بارش نازل ہونے اور اس کے ذریعہ زمین سے ہر قسم کی سبزیاں اور باغات پیدا ہونے پر جب انسان غور کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے جلال اور جبروت کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور وہ اسے غائب نہیں بلکہ حاضر سمجھنے لگتا ہے چنانچہ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس آیت میں انبتنا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے گویا خدا بندوں کے سامنے کھڑا ہے اور وہ انہیں اپنے احسانات گنوا رہا ہے پس یہ غلطی نہیں بلکہ قرآن کریم کے اعلیٰ درجہ کے کمالات میں سے ایک بڑا کمال ہے

پھر اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہری پیدائش عالم کو پیش کرکے روحانی پیدائش کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح مادی دُنیا میں زمین و آسمان کی پیدائش اور بادلوں سے بارش نازل ہونے کا سلسلہ جاری ہے اسی طرح روحانی دنیا میں بھی ایسا ہی قانون جاری ہے اور انبیاء کی آمد بھی ایک بارش سے مشابہت رکھتی ہے جس طرح وہ بادل جو ضرورت کے مطابق اور لمبے انتظار کے بعد خشک زمین پر برستا ہے جب لوگ گرمی کی شدت اور حبس کی تکلیف کی وجہ سے بے کل ہو رہے ہوتے ہیں جب انسان اور جانور تازہ اور اچھے پانی کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں جب کھیت اپنی روئیدگی کو نکالنے اور سبزہ کو ابھارنے کے لئے پانی کی چھینٹوں کو ترس رہے ہوتے ہیں اور اسے دیکھ کر دنیا خوش ہوتی ہے کہ اب اس کی امیدیں بر آئیں گی اور فصلیں تر و تازہ ہو جائیں گی۔ اسی طرح روحانی ظلمات کی تکلیف اور ایک لمبے انتظار کے بعد انبیاء علیہم السلام کا دنیا میں ظہور ہوا کرتا ہے جو اپنے انفاس قدسیہ سے پیاسی دنیا کو سیراب کرتے اور علم و عرفان کے دریا بہا دیتے ہیں جن سے سرسبز رہنے روحانی باغ تیار ہوتے ہیں جو آنکھوں کی تراوت اور دلوں کی تسکین کا موجب بنتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النمل ص ۱۰۲)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی میں مخلصانہ نمونہ

مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب خلف خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم نے فضل عمر فاؤنڈیشن نے بارہ صد روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا آپ نے یہ وعدہ مکمل طور پر ادا کرکے آٹھ صد روپیہ کا وعدہ میں اضافہ فرمایا ہے۔ اب آپ کا وعدہ دو ہزار کا ہو گیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۲- مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ایبٹ آباد حال ربوہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا یہ وعدہ آپ کامل طور پر ادا فرما چکے ہیں۔ آپ نے اس کے علاوہ ابتداء تحریک میں مبلغ چھ صد روپیہ اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے نقد داخل فرمایا تھا۔ اس طرح آپ کا کل عطیہ سولہ صد روپیہ ہو گیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے دینی و دنیوی انعامات سے نوازے آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

امراءِ اضلاع [illegible] سے ضروری گزارش

زیادہ سے [illegible] طلباء جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس شاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ :-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجویٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے ذہین، مخلص اور دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے ہوں تاکہ وہ خوب محنت کرکے اچھے مبلغ بن سکیں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

میٹرک کے امتحان میں احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کا نتیجہ

امسال احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر کی ۱۹ طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ ان میں سے ۱۸ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں اور ایک کی کمپارٹمنٹ آئی۔ کامیاب ہونے والی طالبات میں سے سات نے ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے۔ اوّل آنے والی لڑکی آنسہ نے ۶۹۴ نمبر لئے اور دوم آنے والی طالبہ بلقیس نے ۶۷۲ نمبر حاصل کئے۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی ساعی قابلِ تعریف ہے۔ (منیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول)

وظائف انعامی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ کا دینی معلومات کا امتحان منعقد کیا جاتا ہے اس امتحان میں اوّل دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کے لئے پورا اور نصف فیس بطور وظیفہ انعام میں دی جاتی ہے امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:-

۱- بچوں کے لئے تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب)

۲- پانچ سورتیں زبانی (سورۃ فاتحہ کے علاوہ)

۳- دس اشعار از نظم درثمین۔

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"

۴- انٹرویو برائے معلومات عامہ بالخصوص متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

تمام افراد جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس امتحان میں شریک ہونے کی ترغیب دیں اور اس کے لئے مناسب تیاری کروائیں نیز زعماء حضرات اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴